Vol. 4 No. 1 (2026)

Liberal Journal of Language & Literature Review
Print ISSN: 3006-5887
Online ISSN: 3006-5895
https://llrjournal.com/index.php/11

سلسلۂ اختریہ میں خواتین کی روحانی واخلاقی تربیت:اصول، منہج اور عصری معنویت

SPIRITUAL AND MORAL TRAINING OF WOMEN IN THE AKHTARI REFORMATIVE TRADITION: PRINCIPLES, METHODOLOGY AND CONTEMPORARY RELEVANCE

Tayyaba Ashfaq[*1], Dr. Waleed Khan[2], Shehzada Bibi[3]

[*1,3]*MS Scholar, Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt College Women University Sialkot*
[2]*Lecturer Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt College Women University Sialkot*

[2]waleedkhan764110.wk@gmail.com

Liberal Journal of Language & Literature Review
Print ISSN: 3006-5887
Online ISSN: 3006-5895

DOI: http://doi.org/10.5281/zenodo.22743742

Abstract

This study examines the spiritual and moral training of women in the Akhtari reformative tradition, particularly in the light of the teachings and reformative efforts of Maulana Shah Hakim Muhammad Akhtar (RA). The study focuses on the major principles of his approach, including adherence to the Qur'an and Sunnah, purification of the self, remembrance of Allah, modesty, moral discipline, self-accountability and the fulfillment of family responsibilities. Particular attention is given to the methods of religious and spiritual guidance available to women while maintaining the requirements of Islamic modesty. The study also considers the relevance of these principles to the spiritual, ethical and family life of Muslim women in the contemporary period. The analysis indicates that the reformative approach of Maulana Shah Hakim Muhammad Akhtar was not limited to formal devotional practices; rather, it sought to connect spirituality with everyday life, family responsibilities and moral conduct. His teachings emphasize that remembrance of Allah, observance of Shariah, moral purification and continuous self-reform should become part of a person's ordinary life. The study concludes that the Akhtari reformative tradition provides a significant area for further academic research, particularly regarding women's spiritual education, ethical development and the relationship between Sufi reform and family life in South Asian Muslim society.

Keywords: *Akhtari Tradition, Women, Spiritual Training, Tazkiyah al-Nafs, Islamic Ethics, Maulana Shah Hakim Muhammad Akhtar, Islamic Spirituality, Moral Development*

تمہید

اسلامی تعلیمات میں انسان کی اصلاح کا تعلق صرف ظاہری اعمال سے نہیں بلکہ اس کے باطن، نیت، اخلاق اور کردار سے بھی ہے۔ قرآن مجید نے تزکیۂ نفس کو انسانی فلاح کے بنیادی ذرائع میں شمار کیا ہے: ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا﴾۔[1] رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات میں بھی عبادات کے ساتھ اخلاق، معاملات، عفت، صبر، حسنِ معاشرت اور حقوق العباد کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس لیے اسلامی تربیت کا مقصد ایک ایسا انسان تیار کرنا ہے جس کی عبادت اس کے اخلاق اور عملی زندگی میں بھی نظر آئے۔ برصغیر میں تصوف اور اصلاح کی روایت نے مسلمانوں کی دینی اور اخلاقی تربیت میں اہم کردار ادا کیا۔ مختلف سلاسل نے اپنے اپنے تاریخی ماحول میں تزکیۂ نفس اور اصلاحِ باطن کے لیے مخصوص تربیتی طریقے اختیار کیے۔ اسی اصلاحی روایت میں مولانا شاہ حکیم محمد اخترؒ کی شخصیت نمایاں نظر آتی ہے۔ ان کی پوری زندگی ذکر و فکر، اصلاحِ نفس، محبتِ الٰہی، اتباعِ سنت اور اخلاقی تربیت کے موضوعات سے وابستہ رہی۔ ان کی تعلیمات میں تصوف کو شریعت سے الگ کوئی مستقل راستہ بنانے کے بجائے شریعت کی پابندی اور باطن کی اصلاح کے ساتھ مربوط کرنے پر زور ملتا ہے۔[2]

حضرت حکیم محمد اخترؒ کی اصلاحی فکر کا ایک اہم پہلو خواتین کی تربیت بھی ہے۔ ان کی مجالس، مواعظ، مکتوبات اور اصلاحی تصانیف میں خواتین کے دینی، اخلاقی اور خاندانی مسائل کے حوالے سے متعدد ہدایات ملتی ہیں۔ خاص طور پر تربیتِ عاشقانِ خدا اور خواتین سے متعلق اصلاحی مواد اس موضوع کے مطالعے کے لیے اہم ہے۔[3]

خواتین کی روحانی تربیت کی اہمیت اس لیے بھی ہے کہ عورت کی دینی اور اخلاقی شخصیت اس کی اپنی زندگی کے ساتھ ساتھ خاندان کے ماحول پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ تاہم اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے یہ بات ملحوظ رہنی چاہیے کہ خاندان کی تربیت صرف عورت کی ذمہ داری نہیں؛ مرد، عورت اور پورا خاندانی نظام اس کے ذمہ دار ہیں۔ اس مقالے میں توجہ بالخصوص اس امر پر ہے کہ حضرت حکیم محمد اخترؒ نے خواتین کی روحانی تربیت کے لیے کون سے اصول اختیار کیے اور ان اصولوں کی عملی صورت کیا تھی۔

حضرت حکیم محمد اخترؒ کی اصلاحی نسبت

مولانا شاہ حکیم محمد اخترؒ 1924ء میں اٹھیہہ، ضلع پرتاب گڑھ، اتر پردیش میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی زندگی ہی سے انہیں دینی ماحول، اہل اللہ کی صحبت اور روحانی تربیت سے خاص رغبت رہی۔ بعد میں انہوں نے دینی علوم کے حصول کے ساتھ اپنے شیخ حضرت مولانا شاہ عبد الغنی پھولپوریؒ کی صحبت میں طویل عرصہ گزارا۔ ان کی زندگی کے اس دور نے ان کی آئندہ اصلاحی فکر کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کیا۔[4]

حضرت حکیم محمد اخترؒ کی روحانی زندگی کو سمجھنے کے لیے ان کی شیخ سے وابستگی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ وہ حضرت شاہ عبد الغنی پھولپوریؒ کی صحبت و خدمت میں رہے اور ان سے اصلاحی تربیت حاصل کی۔ حضرت پھولپوریؒ کے وصال کے بعد حضرت حکیم محمد اخترؒ نے حضرت شاہ ابرار الحق ہردوئیؒ سے اصلاحی تعلق قائم کیا اور بعد میں ان سے خلافت واجازت حاصل کی۔[5]

اس نسبت کو سامنے رکھتے ہوئے سلسلۂ اختریہ کو محض ایک نئے اور الگ صوفی سلسلے کے طور پر بیان کرنا مناسب نہیں۔ زیادہ درست یہ ہے کہ اسے حضرت حکیم محمد اخترؒ کی شخصیت کے ذریعے منظم ہونے والی ایک اصلاحی و روحانی روایت کے طور پر سمجھا جائے، جس کی جڑیں برصغیر کی معروف اصلاحی اور چشتی روایات سے وابستہ ہیں۔ حضرت حکیم محمد اخترؒ کی اصلاحی فکر میں محبتِ الٰہی، ذکر، اتباعِ سنت، اصلاحِ نفس اور گناہوں سے اجتناب نمایاں موضوعات ہیں۔ ان کی نظر میں روحانی ترقی کا اصل معیار یہ تھا کہ انسان کی زندگی میں شریعت، اخلاق اور تعلق مع اللہ مضبوط ہو۔

خواتین کی روحانی تربیت کا بنیادی تصور

حضرت حکیم محمد اخترؒ کی تعلیمات میں روحانی تربیت کسی خاص طبقے یا مخصوص ماحول تک محدود نہیں۔ اس کا بنیادی مقصد انسان کے دل اور عمل دونوں کی اصلاح ہے۔ خواتین کے لیے بھی اسی اصول کو سامنے رکھا گیا کہ عبادت، ذکر، حیا، اخلاق اور گھریلو ذمہ داریوں کے درمیان ایک مناسب توازن قائم ہو۔

Liberal Journal of Language & Literature Review
Print ISSN: 3006-5887
Online ISSN: 3006-5895

قرآن مجید نے تزکیۂ نفس کے بارے میں فرمایا:

﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا﴾

"یقیناً وہ کامیاب ہوا جس نے نفس کو پاک کیا، اور وہ ناکام ہوا جس نے اسے آلودہ کیا۔"[6]

اس قرآنی تصور کے مطابق روحانی تربیت کا مقصد صرف زیادہ سے زیادہ نوافل یا وظائف کا اہتمام نہیں بلکہ انسان کے اندر سے تکبر، حسد، ریا، شہوتِ ناروا، غصہ اور دیگر اخلاقی بیماریوں کو کم کرنا بھی ہے۔

اسی لیے حضرت حکیم محمد اخترؒ کی اصلاحی تعلیمات میں ذکر کے ساتھ گناہوں سے بچنے اور شریعت کی پابندی پر بھی زور ملتا ہے۔ ان کے نزدیک زبان کا ذکر اس وقت زیادہ مؤثر بنتا ہے جب اس کا اثر انسان کے کردار پر بھی پڑے۔

شریعت اور طریقت کا باہمی تعلق

حضرت حکیم محمد اخترؒ کی اصلاحی فکر میں شریعت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ ان کے نزدیک روحانیت ایسی کیفیت کا نام نہیں جس کے حصول کے بعد انسان شرعی احکام سے آزاد ہو جائے۔ اس کے برعکس روحانی ترقی کا راستہ شریعت کی پابندی سے گزرتا ہے۔

قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کو اسوہ قرار دیتے ہوئے فرمایا گیا:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾۔[7]

اس لیے خواتین کی روحانی تربیت میں نماز، روزہ، تلاوت، حجاب و حیا، حلال و حرام کی رعایت اور حقوق العباد کی ادائیگی کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ ذکر اور مراقبہ اپنی جگہ اہم ہیں، لیکن ان کا مقصد انسان کو شریعت کی عملی زندگی سے دور کرنا نہیں بلکہ اس کے اندر اطاعت، اخلاص اور اللہ تعالیٰ کی نگرانی کا احساس پیدا کرنا ہے۔

ذکر و اذکار اور تعلق مع اللہ

خواتین کی تربیت کے حوالے سے حضرت حکیم محمد اخترؒ کی تعلیمات میں ذکر کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:

﴿أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾

"یاد رکھو! اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔"[8]

ذکر کا یہ تصور صرف مخصوص وقت میں تسبیح پڑھنے تک محدود نہیں۔ انسان اپنے روزمرہ کاموں کے دوران بھی اللہ کو یاد رکھ سکتا ہے۔ خواتین کے لیے یہ پہلو خاص طور پر قابلِ عمل ہے، کیونکہ گھر کے کام، بچوں کی دیکھ بھال اور دیگر ذمہ داریوں کے دوران بھی زبان کو ذکر سے تر رکھا جا سکتا ہے۔

حضرت فاطمہؓ کے واقعے میں رسول اللہ ﷺ نے گھریلو مشقت کے موقع پر جو تسبیحات تعلیم فرمائیں، وہ اسی عملی روحانیت کی ایک واضح مثال ہیں۔ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کو سونے کے وقت 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمدللہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھنے کی تعلیم دی گئی۔[9]

اس واقعے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اسلامی روحانیت عام زندگی سے فرار کا نام نہیں۔ انسان اپنی روزمرہ ذمہ داریاں ادا کرتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط رکھ سکتا ہے۔

خواتین کے لیے مسنون معمولات

روحانی تربیت میں تسلسل کی بڑی اہمیت ہے۔ اس لیے خواتین کے لیے ایسے معمولات زیادہ مفید ہیں جو ان کی روزمرہ زندگی کے ساتھ چل سکیں۔ پانچ وقت کی نماز، قرآن مجید کی تلاوت، مسنون اذکار، استغفار، درود شریف اور حسبِ استطاعت نوافل ایسے اعمال ہیں جو گھر کی مصروف زندگی کے باوجود جاری رکھے جاسکتے ہیں۔ اس ضمن میں تسبیحِ فاطمہؓ خاص طور پر اہم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کو سونے کے وقت مذکورہ تسبیحات کی تعلیم دی۔ یہ روایت صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں موجود ہے۔[10]

یہاں ایک اہم تربیتی پہلو سامنے آتا ہے: روحانی تربیت کے لیے ہمیشہ غیر معمولی وقت یا غیر معمولی ماحول ضروری نہیں۔ ایک خاتون گھر کے معمول کے کام انجام دیتے ہوئے بھی اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے وابستہ رکھ سکتی ہے۔

پردہ، حیا اور نگاہ کی حفاظت

خواتین کی روحانی تربیت میں حضرت حکیم محمد اخترؒ کی تعلیمات کا ایک نمایاں موضوع پردہ اور حیا ہے۔ ان کے نزدیک حیا محض لباس کا مسئلہ نہیں بلکہ نگاہ، گفتگو، میل جول اور باطن کی پاکیزگی سے بھی تعلق رکھتی ہے۔

قرآن مجید میں مومن عورتوں کو نگاہوں کی حفاظت اور عفت کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا گیا:

﴿وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ﴾۔[11]

اس لیے خواتین کی اصلاح میں نگاہ کی حفاظت، غیر ضروری اختلاط سے اجتناب اور حیا کی پابندی کو بنیادی اخلاقی اصول سمجھا گیا۔

حضرت حکیم محمد اخترؒ کی اصلاحی تحریروں میں بد نظری اور عشقِ مجازی سے بچنے کے موضوعات بھی نمایاں ہیں۔ ان کا انداز اس معاملے میں زیادہ تر اصلاحی اور تربیتی ہے، جس میں انسان کو اپنے جذبات اور خواہشات پر قابو رکھنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

خواتین کی دینی رہنمائی اور پردے کا اہتمام

حضرت حکیم محمد اخترؒ کے ہاں خواتین کی اصلاح کے لیے پردے کی رعایت کو بنیادی اہمیت حاصل تھی۔ خواتین کے لیے دینی رہنمائی کے سلسلے میں تحریری مکاتبت، خواتین کی اصلاحی مجالس اور ان کے لیے عمومی وعظ و نصیحت جیسے ذرائع استعمال کیے جاتے تھے۔

یہ طرزِ عمل ان کی مجموعی اصلاحی فکر سے مطابقت رکھتا ہے، جس میں غیر ضروری اختلاط سے بچتے ہوئے دینی رہنمائی حاصل کرنے پر زور دیا گیا۔ خواتین کے لیے دینی تعلیم کے دروازے بند نہیں کیے گئے، بلکہ تعلیم و تربیت کو شرعی آداب کے ساتھ مربوط رکھنے کی کوشش کی گئی۔ یہاں یہ فرق بھی ملحوظ رہنا چاہیے کہ کسی خاص شیخ کے ہاں رائج تربیتی طریقہ اور خود شریعت کا حکم ایک ہی چیز نہیں۔ تحقیقی مطالعے میں حضرت حکیم محمد اخترؒ کی مخصوص ہدایات کو ان کی اپنی اصلاحی فکر کے طور پر بیان کرنا چاہیے، جبکہ شرعی احکام کی بنیاد قرآن و سنت پر رکھی جانی چاہیے۔

گھر کی ذمہ داریاں اور روحانی زندگی

خواتین کے لیے روحانی تربیت کا ایک اہم سوال یہ ہے کہ عبادت اور گھریلو ذمہ داریوں کے درمیان توازن کیسے قائم کیا جائے۔ حضرت حکیم محمد اخترؒ کی تعلیمات میں اس مسئلے کو عملی انداز میں دیکھا گیا ہے۔ ایک خاتون کے لیے نماز، روزہ، تلاوت اور ذکر اہم ہیں، لیکن اس کے ساتھ گھر کے جائز حقوق، شوہر، اولاد اور خاندان کی ذمہ داریاں بھی اپنی جگہ موجود ہیں۔ اس لیے روحانیت کو ایسی زندگی کی صورت میں اختیار کرنا چاہیے جس میں فرائض ایک دوسرے سے متصادم نہ ہوں۔ اسی لیے گھر کے کاموں کے دوران ذکر کرنا، فارغ اوقات میں تلاوت کرنا، سونے سے پہلے مسنون اذکار پڑھنا اور حسبِ استطاعت نوافل ادا کرنا ایک متوازن طریقہ ہو سکتا ہے۔ یہ طرزِ تربیت اس بات کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ اسلامی روحانیت انسان کو زندگی کے معمولات سے کاٹتی نہیں بلکہ انہیں عبادت اور ذمہ داری کے شعور سے جوڑتی ہے۔

ازدواجی زندگی اور اخلاقی تربیت

خواتین کی روحانی تربیت میں ازدواجی زندگی بھی ایک اہم پہلو ہے۔ اسلام نے میاں بیوی کے تعلق کو حقوق و فرائض، محبت، سکون اور باہمی تعاون پر قائم کیا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً﴾۔[12]

حضرت حکیم محمد اخترؒ کی اصلاحی تعلیمات میں بھی ازدواجی تعلقات کی اصلاح پر گفتگو ملتی ہے۔ تاہم شوہر کی اطاعت کے موضوع کو ہمیشہ شریعت کے عمومی اصول کے اندر سمجھنا چاہیے۔ یعنی کسی مخلوق کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں جائز نہیں۔

شوہر کے حق سے متعلق روایت میں رسول اللہ ﷺ نے اس حق کی اہمیت کو بہت مؤثر انداز میں بیان فرمایا کہ اگر کسی غیر اللہ کو سجدہ کرنے کی اجازت ہوتی تو عورت کو شوہر کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیا جاتا؛ لیکن اسلام میں حقیقی سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔[13]

اس روایت کا مقصد سجدہ کا جواز پیدا کرنا نہیں بلکہ شوہر کے حق کی اہمیت بیان کرنا ہے۔ اسی لیے اسے بیان کرتے وقت یہی وضاحت ضروری ہے تاکہ مفہوم میں کسی قسم کی غلطی پیدا نہ ہو۔

خواتین کی تعلیم و تربیت

خواتین کی روحانی تربیت میں دینی تعلیم کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ قرآن و سنت کی صحیح سمجھ کے بغیر محض جذباتی وابستگی دیرپا اصلاح پیدا نہیں کر سکتی۔ اس لیے خواتین کے لیے قرآن، حدیث، فقہ، عقائد، سیرت اور اخلاق کی بنیادی تعلیم ضروری ہے۔

حضرت حکیم محمد اخترؒ کی اصلاحی فکر میں بھی علم اور صحبت دونوں کی اہمیت ملتی ہے، تاہم ان کے ہاں علم کا مقصد صرف معلومات جمع کرنا نہیں بلکہ عمل اور اصلاح پیدا کرنا ہے۔ اس زاویے سے خواتین کے دینی مدارس، گھریلو دینی حلقے، خواتین کے لیے اصلاحی مجالس اور مستند آن لائن تعلیمی ذرائع ایک دوسرے کے معاون بن سکتے ہیں۔

روحانی تربیت میں مکتوبات اور اصلاحی رہنمائی

حضرت حکیم محمد اخترؒ کے اصلاحی منہج کا ایک اہم پہلو مکتوبات اور سوال و جواب کی صورت میں رہنمائی بھی ہے۔ خواتین اپنے دینی اور اصلاحی مسائل کے بارے میں رہنمائی حاصل کرتی تھیں اور ان مسائل کے جوابات میں عبادات کے ساتھ اخلاق، گھریلو معاملات اور باطنی بیماریوں کی اصلاح پر بھی توجہ دی جاتی تھی۔ مکتوبات کا یہ طریقہ اس لحاظ سے اہم ہے کہ اصلاحی رہنمائی فرد کی مخصوص ضرورت کے مطابق دی جا سکتی ہے۔ آج کے دور میں یہی طریقہ تحریری، آڈیو اور آن لائن ذرائع کے ذریعے مزید وسیع ہو سکتا ہے، تاہم دینی رہنمائی کے معاملے میں مستند اہلِ علم سے رجوع ضروری ہے۔

خواتین کی اصلاح اور خاندانی زندگی

خواتین کی روحانی تربیت کے اثرات کو خاندان کے تناظر میں دیکھنا زیادہ مناسب ہے۔ ایک خاتون کی دینی کیفیت اس کے اپنے کردار کے ساتھ ساتھ بچوں کی ابتدائی تربیت، گھر کے ماحول اور باہمی تعلقات پر بھی اثر انداز ہو سکتی ہے۔

قرآن مجید میں فرمایا گیا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾۔[14]

اس آیت میں اپنی ذات کے ساتھ اہلِ خانہ کی دینی حفاظت کی ذمہ داری بھی بیان ہوئی ہے۔ اس لیے خاندان کی دینی تربیت کسی ایک فرد کا کام نہیں بلکہ مشترکہ ذمہ داری ہے۔ حضرت حکیم محمد اخترؒ کی خواتین کے لیے اصلاحی تعلیمات کو اسی تناظر میں دیکھا جائے تو ان کا مقصد صرف ایک فرد کی عبادت میں اضافہ نہیں بلکہ اس کے اخلاق، کردار اور گھریلو زندگی کی اصلاح بھی تھا۔

حضرت حکیم محمد اخترؒ کی اصلاحی تصانیف اور خواتین

حضرت حکیم محمد اخترؒ نے تصوف، تزکیہ، محبتِ الٰہی، اخلاق اور اصلاحِ نفس کے مختلف موضوعات پر متعدد کتابیں اور مواعظ تحریر کیے۔ خواتین کے مسائل اور تربیت کے حوالے سے تربیتِ عاشقانِ خدا خاص اہمیت رکھتی ہے۔[15]

اس قسم کے مواد کا تحقیقی مطالعہ کرتے وقت دو چیزوں میں فرق رکھنا ضروری ہے۔ ایک قرآن و حدیث کی اصل تعلیمات ہیں اور دوسری کسی بزرگ کی ان نصوص کی روشنی میں کی گئی اصلاحی تشریح۔ دونوں کو ایک ہی درجہ کی دلیل قرار دینا علمی طور پر درست نہیں ہوگا۔ چنانچہ حضرت حکیم محمد اخترؒ کی تعلیمات کا صحیح علمی مطالعہ اسی وقت ممکن ہے جب ان کے اقوال کو ان کے اصل ماخذ سے نقل کیا جائے اور جہاں حدیث یا قرآنی آیت پیش کی جائے وہاں اصل ماخذ بھی الگ سے دیا جائے۔

عصرِ حاضر میں اس تربیتی منہج کی معنویت

آج خواتین کی زندگی پہلے کے مقابلے میں کئی نئے مسائل سے دوچار ہے۔ تعلیم، ملازمت، گھریلو ذمہ داریاں، ذرائع ابلاغ اور سوشل میڈیا نے زندگی کے انداز کو بدل دیا ہے۔ اس صورت حال میں دینی تربیت کی ضرورت کم نہیں ہوئی بلکہ اس کے طریقۂ کار پر دوبارہ غور کرنے کی ضرورت پیدا ہوئی ہے۔ حضرت حکیم محمد اخترؒ کی اصلاحی فکر کے چند بنیادی اصول آج بھی قابلِ توجہ ہیں: اللہ تعالیٰ سے تعلق، نماز کی پابندی، ذکر و تلاوت، حیا، نگاہ کی حفاظت، اخلاقی پاکیزگی، گناہوں سے بچنے کی کوشش اور اپنے روزمرہ معاملات میں اللہ تعالیٰ کی جواب دہی کا احساس۔ البتہ ان اصولوں کو موجودہ دور میں پیش کرتے ہوئے زبان، ذرائع اور تعلیمی طریقہ تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ خواتین کے لیے آن لائن دروس، مستند دینی کتب کی ڈیجیٹل دستیابی اور خواتین اہلِ علم کی تعلیمی مجالس اس سلسلے میں مفید ذرائع بن سکتے ہیں۔ اصل ضرورت یہ ہے کہ جدید ذرائع استعمال کرتے ہوئے دینی مواد کی صحت اور علمی اعتبار کو ملحوظ رکھا جائے۔

سلسلۂ اختریہ میں خواتین کی روحانی تربیت کا مطالعہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس منہج میں روحانیت کو عملی زندگی سے جدا نہیں کیا گیا۔ عبادت کے ساتھ اخلاق، ذکر کے ساتھ شریعت، روحانی تعلق کے ساتھ گھریلو ذمہ داری اور باطنی اصلاح کے ساتھ ظاہری آداب پر زور دیا گیا۔ حضرت حکیم محمد اخترؒ کی اصلاحی فکر کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ وہ فرد کے اندر اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اسے گناہوں سے بچنے اور اپنے کردار

کو بہتر بنانے کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ خواتین کے لیے یہ تربیت گھر، خاندان اور روزمرہ زندگی کے اندر رہتے ہوئے اختیار کرنے کی کوشش کی گئی۔

خلاصہ تحقیق

سلسلۂ اختریہ میں خواتین کی روحانی و اخلاقی تربیت کا بنیادی مقصد انسان کے اندر اللہ تعالیٰ سے تعلق، شریعت کی پابندی، اخلاقی پاکیزگی اور عملی دینداری پیدا کرنا ہے۔ حضرت حکیم محمد اخترؒ کی اصلاحی تعلیمات میں خواتین کے لیے ذکر، نماز، تلاوت، استغفار، حیا، نگاہ کی حفاظت، گھریلو ذمہ داریوں کی ادائیگی اور مسلسل اصلاحِ نفس کو اہمیت حاصل ہے۔

اس منہج کی خوبی یہ ہے کہ روحانیت کو روزمرہ زندگی سے الگ نہیں کیا گیا۔ گھر کے کام، ازدواجی زندگی، بچوں کی تربیت اور معاشرتی معاملات بھی دینی زندگی کے دائرے میں آتے ہیں۔ چنانچہ ایک خاتون کے لیے روحانی ترقی کا راستہ دنیاوی ذمہ داریوں سے فرار نہیں بلکہ انہی ذمہ داریوں کو شریعت اور اخلاص کے ساتھ ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنا ہے۔

حضرت حکیم محمد اخترؒ کی خواتین سے متعلق اصلاحی تعلیمات اس اعتبار سے جنوبی ایشیا کی معاصر صوفی و اصلاحی روایت کے مطالعے کے لیے ایک اہم موضوع فراہم کرتی ہیں۔ تاہم ان تعلیمات کے عملی اثرات کے بارے میں حتمی سماجی نتائج اخذ کرنے کے لیے مزید میدانی اور تقابلی تحقیق کی ضرورت باقی ہے۔

نتائجِ تحقیق

1. سلسلۂ اختریہ کی خواتین سے متعلق اصلاحی فکر میں قرآن و سنت، تزکیۂ نفس اور تعلق مع اللہ بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔
2. حضرت حکیم محمد اخترؒ کے ہاں روحانی تربیت کو صرف ذکر و عبادت تک محدود نہیں کیا گیا بلکہ اخلاق، کردار اور عملی زندگی کی اصلاح سے بھی جوڑا گیا ہے۔
3. نماز، تلاوت، ذکر، استغفار، درود اور مسنون اذکار خواتین کی روحانی تربیت کے اہم ذرائع ہیں۔
4. پردہ، حیا اور نگاہ کی حفاظت کو اخلاقی اور روحانی تربیت کا اہم حصہ قرار دیا گیا ہے۔
5. خواتین کی اصلاح میں تحریری مکاتبت، اصلاحی مجالس، مواعظ اور مستند دینی لٹریچر سے استفادہ اہم ذرائع کے طور پر سامنے آتا ہے۔
6. روحانی تربیت کے ساتھ گھریلو اور ازدواجی ذمہ داریوں کی ادائیگی کو بھی اہمیت حاصل ہے۔

7. حضرت حکیم محمد اخترؒ کی اصلاحی فکر میں شریعت اور روحانیت کے درمیان واضح تعلق پایا جاتا ہے اور روحانی ترقی کو شریعت سے آزادی کا ذریعہ نہیں سمجھا گیا۔

8. موجودہ دور میں ان بنیادی تربیتی اصولوں کو جدید تعلیمی اور ابلاغی ذرائع کے ذریعے خواتین تک پہنچایا جا سکتا ہے، تاہم اس کے لیے مستند دینی رہنمائی ضروری ہے۔

9. خواتین کی روحانی تربیت کے عملی اثرات، خصوصاً خاندان اور معاشرتی کردار کے حوالے سے، مزید میدانی تحقیق کے متقاضی ہیں۔

حواشی و حوالہ جات

1۔ القرآن الکریم، سورۃ الشمس، 91:9۔

2۔ محمد زید مظاہری ندوی، *اصلاحِ خواتین*، دوبگا، ہردوئی: ادارہ افادات اشرفیہ، اشاعت سوم، نومبر 2017ء، ص 94–96۔

3۔ حکیم محمد اختر، *تربیتِ عاشقانِ خدا*، کراچی: ادارہ تالیفاتِ اختریہ، متعلقہ جلد و صفحات؛ خواتین کے اصلاحی مسائل اور تربیتی رہنمائی کے ابواب۔

4۔ حکیم محمد اختر مجمع البحار، *سوانحِ اختر*، مرتب: جلیل احمد اخون، کراچی: شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، 1437ھ / 2016ء، ص 21۔

5۔ ایضاً؛ نیز حضرت حکیم محمد اخترؒ کی سوانحی و اصلاحی روایات میں حضرت شاہ عبد الغنی پھولپوریؒ اور حضرت شاہ ابرار الحق ہردوئیؒ سے ان کے تعلق کا ذکر موجود ہے۔

6۔ القرآن الکریم، سورۃ الشمس، 91:9–10۔

7۔ القرآن الکریم، سورۃ الأحزاب، 33:21۔

8۔ القرآن الکریم، سورۃ الرعد، 13:28۔

9۔ محمد بن اسماعیل البخاری، *الجامع الصحیح*، کتاب النفقات، باب عمل المرأۃ فی بیت زوجها، حدیث: 5361۔

10۔ البخاری، *الجامع الصحیح*، حدیث: 5361؛ مسلم بن حجاج، *الصحیح*، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، حدیث: 2727۔

11۔ القرآن الکریم، سورۃ النور، 24:31۔

12۔ القرآن الکریم، سورۃ الروم، 30:21۔

13۔ سلیمان بن الاشعث ابو داود، *سنن ابی داود*، کتاب النکاح، باب في حق الزوج علی المرأۃ، حدیث: 2140۔

14۔ القرآن الکریم، سورۃ التحریم، 66:6۔

15۔ حکیم محمد اختر، *تربیتِ عاشقانِ خدا*، کراچی: ادارہ تالیفاتِ اختریہ۔

16۔ حکیم محمد اختر، *روح کی بیماریاں اور ان کا علاج*، کراچی: کتب خانہ مظہری، 1984ء۔

17۔ حکیم محمد اختر، *منازلِ سلوک*، سلسلۂ مواعظِ حسنہ، کراچی: خانقاہ امدادیہ اشرفیہ۔

18۔ *مولانا شاہ حکیم محمد اختر: حیات و خدمات*، تحقیقی مضمون، Asian Indexing Journals، حضرت حکیم محمد اخترؒ کی حیات، خانقاہی و اصلاحی خدمات کے تعارف کے لیے۔

19۔ *حکیم محمد اختر کا فروغِ تصوف میں کردار*، تحقیقی مضمون، Asian Indexing Journals، حضرت حکیم محمد اخترؒ کی روحانی نسبت اور اصلاحی خدمات کے حوالے سے۔

20۔ *عالم ربانی کی رحلت*، ماہنامہ / ادارتی مواد، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، کراچی؛ حضرت حکیم محمد اخترؒ کی شخصیت، تصانیف اور اصلاحی خدمات کے تعارف کے لیے۔